ہمارے لوگ

محمد اسلم بن اجمل

کس قدر ہیں ستم کے مارے لوگ
ہم وطن اپنے، یہ ہمارے لوگ

کہاں کرتے ہیں یہ کسی سے گلہ
یہ سبھی ہیں انا کے مارے لوگ

اب غریبوں کا کون چارہ ساز
رہ گئے سارے غم کے مارے لوگ

فاقہ کش، روزگار سے محروم
نالاں خود سے دکھوں کے مارے لوگ

کوئی بیمار اور کوئی ناچار
پھر بھی بے فکر ہیں یہ سارے لوگ

صبر اور شکر اچھی بات تو ہے!
اُف نہیں کرتے یہ بچارے لوگ!

خودکشی کرلی ڈوب کر اِک نے
ہیں کھڑے دریا کے کنارے لوگ

پھر کوئی لڑکی ہو گئی اغوا !
ہوئے بے حس ہیں کیسے سارے لوگ!

ایک بچے کا ہو نہ پایا علاج
مر گیا، چپ ہیں بیٹھے سارے لوگ

ظلم چپ چاپ سہتے رہتے ہیں
اس کے عادی ہوئے ہمارے لوگ

یہ تو صبر و رضا کے بندے ہیں
آہ بھی بھرتے نہیں! بچارے لوگ

ایسے ہی ہونگے، ہوکے بچے جواں
ناتواں، سب ستم کے مارے لوگ

بیٹیوں کے نکاح کیسے کریں
بے زر و مال، بے سہارے لوگ

تم کبھی ہونا اِن میں نہ شامل!
جس طرف جا رہے ہیں سارے لوگ!

Created by: WWW.ALKALAM.PK